## سوال

(99)پگڑی کا مسح

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

جن کے سَر پر پگڑی ہو، ان کے لیے مسح کا کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضومیں پگڑی پر مسح کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے چنانچہ صاحب ''العون'' فرماتے ہیں :

'أَحَادِیثُ الْمَسحِ عَلَی الْعِمَامَةِ، أَخرَجَهُ الْبُخَارِیُّ، وَ مُسلِمٌ، وَالتِّرمِذِیُّ، وَأَحمَدُ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابنُ مَاجَة، وَغَیرُ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ مِن طُرُقٍ قَوِیَّةٍ مُتَّصِلَةِ الأَسَانِیدِ، وَذَهَبَ إِلَیهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ السَّلَفِ، کَمَا عَرَفتَ۔ وَ قَد ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَوجُودٌ فِی کُتُبِ الأَئِمَّةِ الصِّحَاحِ وَالنَّبِیُّ ﷺ یُبَیِّنُ مِنَ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَقَط۔ الاِجزَاءَ عَلٰی بَعضِ مَا وَرَدَ لِغَیرِ مُوجِبٍ، لَیسَ مِن دَابِ الْمُنصِفِینَ، بَلِ الْحَقُّ جَوَازٌ عَلَی الْعِمَامَةِ فَقَط۔' (۱/۵۶)

اس کا ماحصل یہ ہے کہ پگڑی پر مسح کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ مسح کی تین صورتیں ہیں۔ صرف سَر پریا صرف پگڑی پر یا سَر اور پگڑی دونوں پر مسح کرنا۔ یہ تمام صورتیں رسول ا ﷺ سے ثابت ہیں۔ اہلِ انصاف کی عادات سے بالاتر ہے، کہ بعض صورتوں کو لے لیا جائے اور بعض کو ترک کردیا جائے، بلکہ حق بات یہ ہے کہ صرف پگڑی پر مسح جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**کتاب الطہارة : صفحہ:133**